قادیانیت کی بیخ کنی

مولانا اللہ وسایا
دفتر ختم نبوت ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، امابعد :

اللہ رب العزت نے نبوت کی ابتدا سیدنا آدم علیہ السلام سے کی، اور اس کی انتہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر، اس عقیدہ کو ختم نبوت کا عقیدہ کہا جاتا ہے، خیر القرون سے لے کر اس دور تک ہر زمانہ میں مسلمان اس عقیدہ کی دل وجان سے حفاظت کرتے چلے آئے ہیں۔

ہندوستان میں انگریز کے کہنے پر مرزا غلام احمد قادیانی نے اس عقیدہ پر شب خون مارا، چنانچہ تاریخ کے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے اکابرین امت نے اس مسئلہ کے تحفظ اور قادیانیت کے ابطال کے لیے سر فروشانہ جدوجہد کی ایک سنہری تاریخ رقم کی، حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی الف سے مولانا محمد یوسف بنوری کی یا تک "تحفظ ختم نبوت" کی ایک ایمان پرور، جہاد آفرین، حقائق افروز، سنہری اور قابل قدر وفخر تاریخ ہے۔ اس دور میں ہمارے مخدوم ومرشد حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اس تاریخ اور روایات کے امین اور اس قافلہ کے کامیاب فاتح جرنیل تھے۔

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ ۱۹۷۵ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت

سے وابستہ ہوئے اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ سے وہ کام لیا جو ایک مستقل ادارے کے کرنے کا تھا۔

اس جماعت کی تشکیل کی تقریب یہ ہوئی کہ ۱۹۴۹ء میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حضرات نے مل کر ایک غیر سیاسی جماعت کی بنیاد رکھی جو سیاست سے ہٹ کر صرف اور صرف دینی نقطہ نظر سے قادیانیت سے برسرپیکار ہو، اس جماعت کا نام ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' رکھا گیا۔

۱۹۵۳ء میں قادیانی فتنہ کے خلاف عظیم الشان تحریک چلی، اس تحریک سے فراغت کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کا ۱۹۵۴ء میں باضابطہ انتخاب ہوا اور حضرت سید عطاءاللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس کے پہلے امیر مقرر ہوئے، انکے بعد حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ یکے بعد دیگرے مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر رہے، حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کے وصال کے بعد شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ سے مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت قبول کرنے کے لئے مقتدر شخصیات نے گزارش کی، ان دنوں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں مدرس تھے اور دس دن ''ماہنامہ بینات کراچی'' کے لئے دیا کرتے تھے، مولانا لدھیانوی شہیدؒ سے حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ آپ مستقل کراچی آجائیں، حضرت لدھیانوی شہیدؒ اس کے لئے آمادہ نہ تھے، اب مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت قبول کرنے کے لئے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے بھی حضرت بنوریؒ سے استدعا کی تو حضرت بنوریؒ نے فرمایا کہ اگر میں مجلس کی امارت قبول کرلوں تو آپ مجلس کے مرکزی دفتر ملتان آجائیں گے؟ حضرت لدھیانوی شہیدؒ نے عرض کیا ''بسر و چشم''۔

۹/ اپریل ۱۹۷۴ء کو حضرت بنوریؒ نے مجلس کی امارت قبول کی، ۲۹/ مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر (سابق ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر سانحہ پیش آیا، قادیانیوں کے خلاف بھرپور تحریک چلی جس کے نتیجہ میں ۷/ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا، جب مبارک باد کے لئے حضرت لدھیانوی شہیدؒ اپنے مرشد و مربی

حضرت بنوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت بنوریؒ نے فرمایا: وعدہ یاد ہے؟ آپ نے عرض کیا کہ یاد ہے، چنانچہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان تشریف لے آئے۔

آپؒ کا مجلس تحفظ ختم نبوت میں آنا گویا رحمت باری کا خصوصی فضل ہوا، آپؒ نے تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے کام کو جدید خطوط پر استوار کیا، بلاشبہ یہ آپ کا تجدیدی کارنامہ تھا، اس پر جتنا آپ کو خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے، آپ کے اس تجدیدی کارنامہ کی مختصر روئیداد یہ ہے:

قادیانیوں کو دعوت اسلام:

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کی کامیابی کے بعد اب امت کا فرض بنتا تھا کہ قادیانیوں کو دعوت اسلام دی جائے، ختم نبوت کی حقانیت اور مرزا غلام احمد قادیانی کے باطل نظریات کو ان پر آشکارا کیا جائے، آپ نے اس عنوان پر امت میں سب سے پہلے کام کیا، متعدد مضامین ورسائل لکھ کر امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا، الفضل اور دیگر قادیانی جرائد سے قادیانیوں کے پتہ جات تلاش کر کے ہزاروں قادیانیوں کو ان کے گھروں کے پتوں پر ڈاک سے لٹریچر ارسال کیا گیا اور اس موضوع پر نہایت خوبصورت رسالہ "قادیانیوں کو دعوت اسلام" کے عنوان سے لکھ کر قادیانیوں کے گھر گھر بھیجا گیا۔

مبلغین اور کارکنان ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیوں کو دستی لٹریچر پہنچایا گیا، پورے ملک میں اللہ رب العزت کے فضل واحسان سے آپ کی یہ تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوئی، اور یوں آپ کی کوشش سے امت مسلمہ نے ایک فرض وقرض کی ادائیگی کا شرف حاصل کیا۔

شعبۂ نشر واشاعت:

آپ نے مجلس کے شعبہ نشر واشاعت کے تحت بیسیوں رسائل وکتب بلاشبہ لاکھوں کی تعداد میں شائع کر دیئے۔ حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ کا ایک ملفوظ ہے کہ رد قادیانیت پر اتنا لکھا اور شائع کیا جائے کہ ایک مسلمان سو کر اٹھے تو اس کے سرہانے ختم نبوت کا لٹریچر موجود ہو، حق تعالیٰ شانہ کی قدرت کہ مولانا محمد علی مونگیریؒ کی اس تڑپ نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

کی شکل اختیار کی اور یوں آپ کے ذریعہ رد قادیانیت پر تحریری اتنا کام ہوا جتنا گزشتہ پچاس برس میں نہیں ہوا تھا، ہفت روزہ ختم نبوت کا اجرا، لٹریچر کی کثرت، کتب ورسائل کی اشاعت، اشتہارات وہینڈبلوں کی تقسیم وترسیل نے ایک مستقل اشاعتی ادارے کے کام کی شکل اختیار کی، یہ سب حضرت مرحوم کی کوششوں کا نتیجہ اور مساعی جمیلہ کا ثمر ہے جو اس دور میں آپ کے ہاتھوں امت کو اللہ رب العزت نے نصیب کیا۔

آپؒ نے فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات رحمہ اللہ کی رہنمائی میں قادیانیت کا ڈیڑھ دوسال میں بھرپور مطالعہ کیا، انہیں دنوں آپ نے مختلف رسائل ترتیب دیئے، جن میں قادیانیوں کو دعوت اسلام، ربوہ سے تل ابیب تک، مراقی نبی، مرزائی اور تعمیر مسجد، مرزا کا اقرار اور قادیانیت علامہ اقبالؒ کی نظر میں، شامل ہیں، علاوہ ازیں ملتان دفتر میں قیام کے دوران شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی آخری تصنیف "خاتم النبیین" کا فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا جو ایک یادگار اور تاریخی کام ہے، جس کی افادیت اہل علم پر پوشیدہ نہیں۔

اسی زمانہ میں قادیانیوں سے ستر سوالات "اشد العذاب علی مسیلمۃ الفنجاب" مجموعہ رسائل مولانا سید مرتضی حسن چاندپوری، رئیس قادیان، مصنفہ مولانا محمد رفیق دلاوری، اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ، مصنفہ مولانا نور محمد اور التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" مصنفہ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی شعبہ نشر واشاعت کی طرف سے آپ نے شائع کرائیں۔

غرض آپ کو جب سے حضرت بنوری رحمہ اللہ نے شعبہ نشر واشاعت کا سربراہ مقرر کیا، آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے اسے چار چاند لگادیئے، اس دوران تحفظ ختم نبوت اور دارالعلوم دیوبند کے عنوان پر آپ نے گراں قدر تحقیقی مقالہ تحریر کیا، جس کی ضخامت ڈیڑھ صد صفحات پر مشتمل ہے۔

مقدمات کی پیروی:

۱۹۷۴ء کی تحریک کے بعد جہاں کہیں قادیانیوں نے قانون کی خلاف ورزی کی اور انکے خلاف کیس دائر ہوا، وکلاء کی تیاری اور رہنمائی کیلئے قدرت نے آپؒ سے کام لیا، آپؒ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی جامعیت نصیب فرمائی تھی کہ بیک وقت ایک متبحر عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ

قادیانیت کے لٹریچر پر پوری گرفت رکھتے تھے، آپ نے سرگودھا، بہاول پور وغیرہ عدالتوں میں اس طرح خدمات سرانجام دیں کہ قادیانیت بلبلا اٹھی، اس دوران اللہ رب العزت نے کرم کیا کہ ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف منظّم ہوئی، اس میں آپ نے بھرپور قائدانہ کردار ادا کیا۔

۲۶؍ اپریل ۱۹۸۴ء کو جنرل محمد ضیاءالحق صاحب نے قادیانیوں کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کیا، قادیانیوں نے اس کے خلاف وفاقی شرعی عدالت میں کیس دائر کردیا، تو اس کی پیروی کے لئے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اپنے گرامی قدر رفقاً حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ کے ہمراہ لاہور جاکر ڈیرہ لگالیا، دفتر ختم نبوت دہلی دروازہ لاہور مقدمہ کی پیروی کے لیے وقف ہوگیا، ردِّقادیانیت اور قادیانیت کا تمام لٹریچر ملتان دفتر ختم نبوت سے لاہور منتقل کیا گیا، مگر مشکل یہ پیش آئی کہ تفاسیر واحادیث کی قدیم وجدید کتب کے بغیر اس مقدمہ کی پیروی ممکن نہ تھی، اللہ تعالی بہت جزائے خیر دے جامعہ اشرفیہ کے ارباب کو، کہ انہوں نے اپنی جامعہ کی لائبریری کے دروازے کھول دیئے، حضرت مرحوم اپنے رفقاً سمیت وہاں منتقل ہوگئے، وکلاً کے حوالہ جات کی فراہمی کے لیے فوٹواسٹیٹ مشین منگوائی گئی۔

دن بھر عدالت میں مقدمہ کی کارروائی میں حصہ لیتے شام کو رات گئے تک حوالہ جات اور دلائل کی ترتیب وتخریج کا کام کرتے، آپ کی جامع شخصیت اور خداداد شہرت کو دیکھ کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وکلاً کے علاوہ سرکاری وکلاً بھی آپ کے پاس آئے، آپ ان کے ہر اشکال کا اس طرح جواب دیتے کہ وہ عش عش کر اٹھتے، یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ تمام تر وکلاً کی تیاری اور پورے کیس کی پیروی آپ کی محنت کی مرہون منت ہے۔اللہ رب العزت نے کرم کیا، قادیانیت شکست کھا گئی اور آپ کی اخلاص بھری کاوشوں کو قدرت نے قبولیت سے نواز کر متفقہ طور پر پانچ جسٹس صاحبان نے امت محمدیہ ﷺ کے حق میں اور قادیانیوں کے خلاف فیصلہ دیا۔

قادیانیوں نے اسکے خلاف سپریم کورٹ شریعت اپیل بنچ میں اپیل دائر کی، وہاں سے بھی قادیانیوں کو شکست سے دوچار ہونا پڑا، اس دوران افریقہ کے قادیانیوں (لاہوری گروپ)

نے جنوبی افریقہ جوہانسبرگ کی عدالت میں کیس دائر کر دیا کہ ہمیں مسلمان سمجھا جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی اجازت دی جائے، رابطہ عالم اسلامی، پاکستان حکومت نے اپنے وکلاً، وعلماً بھیجے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد بھی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی قیادت باسعادت میں وہاں پہنچا، لیکن واقعہ یہ ہے کہ جان جوکھوں میں ڈال کر دن رات ایک کر کے اپنے آرام کو تج کر کے تمام وکلاً کی تیاری کا کام جتنا اللہ رب العزت نے آپ سے لیا وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے، بڑے بڑے جغادری مہینوں کی جانگسل محنت سے اکتا کر ادھر ادھر ہو گئے لیکن آپ مسلسل اس کام کو تندہی سے کرتے رہے، دوبارہ آپ کو جانا پڑا، مہینوں مسلسل سماعت ہوئی، لیکن یہ ہائیکورٹ سے سپریم کورٹ تک آپ کی محنت کام آئی اور قادیانی جنوبی افریقہ کے سپریم کورٹ سے بھی اپنے کفر وزندقہ پر مہر لگا کر واپس آ گئے۔

اسی طرح پاکستان کے چاروں ہائیکورٹوں میں قادیانیوں نے کیس دائر کئے، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ مارے مارے ان کورٹوں میں پھرتے رہے، صبر آزما مراحل سے گزرے، مقدمات کی ایسے احسن انداز میں پیروی کی، اور ایسے مستقل وجاندار بنیاد پر قادیانیت کے کفر کو آشکارا کیا کہ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے بہاول پور عدالت میں بیان کی یاد تازہ ہو گئی۔

قدرت نے آپ سے وہ کام لیا کہ اس پر قادیانیت کے چھکے چھوٹ گئے، ان تمام کیسوں کی اپیل سپریم کورٹ میں گئی، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رفقاً کی ٹیم لے کر سپریم کورٹ پہنچ گئے، آپ کے جانے سے راولپنڈی سپریم کورٹ علماً کرام کے اجتماع کا منظر پیش کرنے لگا، آپ نے وہاں بھی تمام وکلاً کو تیاری کرائی، اور پھر راجہ حق نواز ایڈوکیٹ جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سپریم کورٹ میں نمائندگی کر رہے تھے، ان سے عدالت نے کہا کہ آپ اپنا بیان تحریری طور پر عدالت میں داخل کریں، شرعی نقطہ نظر سے وضاحت کریں کہ امتناع قادیانیت آرڈی نینس میں قادیانیوں پر جو پابندیاں لگائی گئی ہیں وہ درست ہیں، راجہ صاحب نے اپنے موکل حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی طرف دیکھا انہوں نے حامی بھری، کراچی تشریف لائے، مختصر مدت میں ”عدالت عظمیٰ کی خدمت میں“ نامی مقالہ تحریر کیا، جو دلائل وبراہین کا ایسا خزینہ ہے کہ اسے پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی نہیں

بلکہ عالمی عدالت میں کوئی بین الاقوامی ماہر قانون خطاب کر رہا ہے اور اس کے دلائل کے سامنے فریق مخالف ندامت سے سر جھکائے کھڑا ہے، اور عدالت ان کے دلائل کے وزن سے کھچی چلی جارہی ہے-

ان فیصلہ کرنے والے پانچ سپریم کورٹ کے جج صاحبان میں سے ایک جج نے ریٹائر منٹ کے بعد فرمایا کہ مولانا کے اس بیان نے ہماری اتنی رہنمائی کی کہ میں حیران رہ گیا، کہ جوبات وکلاء اس زور سے نہ سمجھا سکے، وہ ایک بوریہ نشین نے کس دلکش انداز میں باور کرادی؟ حق تعالیٰ کا کرم ہوا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی گرفت سے قادیانیت یہاں بھی جان نہ چھڑا سکی، بلکہ سپریم کورٹ سے بھی ان کو اپنے کفر پر مہر لگوانی پڑی- قادیانیوں نے سپریم کورٹ سے نظر ثانی کی استدعا کی، مولانا اس کی پیروی کے لئے پہنچے لیکن اللہ کی شان قدرت کے قربان جائیں کہ کفر ہار کر دم توڑ گیا، مولانا کامیاب وکامران ہوئے- چنانچہ قادیانی سپریم کورٹ میں نظر ثانی کی اپنی درخواست کی پیروی کا حوصلہ نہ کرپائے اور ان کی یہ درخواست بھی قادیانیوں کے اسلام سے خارج ہونے کی طرح سپریم کورٹ سے خارج ہوگئی، یوں مولانا محمد یوسف لدھیانوی سول عدالتوں سے لے کر سپریم کورٹ تک اور پاکستان سے جنوبی افریقہ تک کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوئے-

بیرون ملک قادیانیت کا تعاقب:

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب نے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کی سوانح حیات لکھنے کے لئے آپ سے استدعا کی آپ نے فرمایا کہ مولانا منظور احمد الحسینی، محترم عبدالرحمٰن یعقوب باوا بھی میرے ساتھ ہوں گے، آپ ان کے ویزے کا بھی انتظام فرمائیں، دارالعلوم ہولکمپ بری انگلینڈ میں آپ مہینہ بھر حضرت شیخ الحدیثؒ کی سوانح مرتب کرتے رہے اور آپ کے دونوں خدام برطانیہ بھر میں تبلیغ کرتے رہے، اس دوران آپ کو بھی بعض اجتماعات میں جانا پڑا، قادیانیوں سے یہاں ایک مناظرہ بھی ہوا، یوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر، اور شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے بعد تیسری آواز آپ کی تھی جو برطانیہ میں ختم نبوت کی رعد بن کر گونجی، اور قادیانیوں کے لئے بجلی

کی کڑک کا کام کر گئی، ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے بعد مرزا طاہر برطانیہ گیا، آپ اس کے تعاقب میں برطانیہ تشریف لے گئے، ختم نبوت کانفرنس کی داغ بیل پڑی اور آج تک تسلسل کے ساتھ برطانیہ میں منعقد ہورہی ہے، آپ نے وہاں مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کے لئے سوچ بچار کیا، حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب سے اجازت ودعا لے کر آپ اٹھ کھڑے ہوئے، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شانہ بشانہ آپ نے متحدہ عرب امارات کا دورہ کیا، اور اس مقصد کے لئے دبئی میں ایک ماہ کے لگ بھگ قیام کیا، پاکستان وافریقہ میں اہل خیر کو متوجہ کیا اور یوں ختم نبوت کا دفتر لندن میں قائم ہوگیا، جو آپ کا صدقہ جاریہ ہے۔

کراچی دفتر ختم نبوت :

کراچی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کی سرپرستی، نگرانی ورہنمائی آپ نے کی، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ مجلس کے نائب امیر بنے آپ نے کراچی دفتر ختم نبوت وجامع مسجد باب الرحمت کی تعمیر کا کام اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع کرایا، آپ کے رفقاً آپ کے متعین کردہ خطوط پر محنت کرتے رہے، یوں آپ کی شخصیت کی جامعیت سے اسلامیان کراچی نے لاکھوں کے صرفہ سے یہ عظیم الشان مسجد ودفتر بنادیا، کچھ عرصہ بعد آپ کراچی دفتر ختم نبوت میں بیٹھنے لگے تو، اس سے دفتر کی رونق بڑھی اور پورے کراچی میں اسے مرکزیت نصیب ہوگئی، یہ سب کام آپ کی ذات گرامی سے قدرت نے لئے۔

رجال کار کی تیاری :

آپ نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کے لئے علماً کرام اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں ایک نئی روح پھونکی، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، دار المبلغین ختم نبوت ملتان اور رد قادیانیت کورس چناب نگر سے فارغ ہونے والے ہزاروں علماً وطلباً آپ کے شاگرد ہیں، بلاشبہ اس وقت پاکستان اور بیرونی دنیا میں ختم نبوت کے عنوان پر کام کرنے والی تمام نئی ٹیم بلاواسطہ یا بالواسطہ آپ کی شاگرد ہے، ان میں کا ایک ایک فرد ہزاروں قادیانیوں پر بھاری ہے، اکیلے مولانا منظور احمد الحسینی کو دیکھئے جن کی تمام تر تیاری آپ کی نظر

کرم کی مرہون منت ہے، اس وقت پورے یورپ میں سرگرم عمل ہیں، ان کے وجود سے قادیانیت خائف ہے، یہ سب مولانا مرحوم کی باقیات الصالحات ہیں، مولانا مرحوم رد قادیانیت کے عنوان پر اتنی بڑی جماعت تیار کر کے گئے ہیں جو انشاءاللہ آئندہ نصف صدی تک قادیانیت کے تعاقب کے لئے کافی ہیں، اس وقت انٹرنیٹ پر تمام تر انگریزی مواد آپ کے قلم کا شاہکار ہے۔

آپ نے قادیانی عقائد اور نظریات کے خدوخال واضح کرنے کے لئے "تحفۂ قادیانیت" کے نام پر تین ضخیم جلدوں میں کتاب تحریر فرمائی اس کی چوتھی جلد زیر ترتیب ہے، آپ کی گراں قدر کتاب تحفہ قادیانیت کے کئی ابواب کا انگلش، عربی، سندھی، پشتو اور دیگر کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور ان میں سے کئی ابواب انٹرنیٹ پر بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔

غرض آپ کی ذات گرامی سے قدرت حق نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وہ کام لیا جس کی اس وقت پوری دنیا میں نظیر نہیں پیش کی جاسکتی، آپ تحریر و تقریر کے دھنی تھے، اور اس وقت قادیانیت کے خلاف کام کرنے والی ٹیم میں آپ کی ذات گرامی کو اتھارٹی کا درجہ حاصل تھا۔

متعلقین جانتے ہیں کہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب ایک مجاہد فی سبیل اللہ بزرگ اور ممتاز دینی رہنما ہیں، آپ کی قیادت وسیادت پر اس وقت اہل علم متفق و متحد ہیں، آپ بیان نہیں فرماتے، برطانیہ میں ایک موقع پر کسی نے عرض کیا، راقم الحروف بھی اس موقع پر موجود تھا کہ حضرت آپ تقریر نہیں فرماتے؟ آپ نے فی البدیہہ فرمایا کہ میری زبان مولانا محمد یوسف لدھیانوی ہیں، جس نے مجھے سننا ہے وہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تحریر و تقریر سنے اور پڑھے، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ ۱۹۷۴ء کے اواخر سے لے کر تادم واپسیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت وسیادت فرماتے رہے، اس دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جو ترقی کی وہ آپ کی گراں قدر خدمات کے اظہار کا ایک روشن باب ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت شہید کو اعلیٰ مراتب سے نوازیں اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چل کر زندگی گزارنے کی توفیق بخشے۔

بلاشبہ اس محاذ پر آپ سے قدرت حق نے وہ کام لیا جس پر آپ کی ذات کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔